OPEN ACCESS

ACTA ISLAMICA

ISSN (Print): 2411-7315

ISSN (Online): 2791-0067

https://aisbbu.com/index.php/ai

منتخب جانوروں کے حل و حُرمت کے احکام دلائل فقہاءاور دلائل کا ردو قدح اسلام کے تناظر میں ایک تحقیقاتی جائزہ

An investigative review the parameter of Halal lawful and Haram unlawful of the selected animals, the arguments of Jurists according to Islamic perspective

Muhammad Shakeel

PhD Scholar Islamic studies, Abdul wali khan University Mardan

Email: muhammadshakil371@gmail.com

Mohammad Amjad

PhD Scholar Islamic studies, Abdul Wali khan University Mardan

Dr Syed Ayaz Ahmad Shah

Assistant Professor Al Ghazali University Karachi: ORCID ID: 0000-002-907-5015

Abstract

Islam is the complete code of life. There is no part of life is outside the realm of Islam. Islam covers all the aspects of human from cradle to grave. Islam is a religion of mercy and compassion. It only commands and prohibits that which is in the best interests of the human being. The human mind however, due to it being very limited and restricted, may not be able to understand the logic behind every ruling. It may not be able to comprehend properly why a particular ruling is given, but Allah all Knowing is the best to decide what is beneficial and harmful for human. Islam has also laid down rules for Halal and Haram. Allah Almighty blessed humanity with His beloved Messenger the Prophet Muhammad and the Sacred Law (Shariah). Almighty Allah differentiated between halal and haram animals. This article investigate the Islamic dietary laws that Muslim follow in their diet. This article aims to explore and discuss which animal halal (lawful) and which are haram (unlawful) according to Quran, Hadith and different prominent Islamic Jurists and scholars according to their arguments.

Keywords: *Quran, Hadith, Fiqh and History*

CC BY

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر نہایت مہربان ہے۔ انھوں نے جانوروں کو انسان کے لئے تابع بنایا ہے اور ہر اس جانور کو حلال قرار دیا جو انسان کی صحت اور عقل کے لئے مفید ہو، اور جو انسان کی صحت و عقل کے لئے مضر ہو، ان کو حرام ٹھہرایا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَقَدْ فَصَّلَ لَكُم مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلاَّ مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ[1]

اور اللہ تعالیٰ نے ان سب جانوروں کی تفصیل بتادی ہے جن کو اس نے تم پر حرام کیا ہے۔ مگر وہ جس کا تم کو سخت ضرورت پڑ جائے تو حلال ہیں۔ ان کی حلت اور حُرمت جن دلائل اور اصول کی تحت بیان ہوئی ہیں، میں نے ان کو ذکر کیا ہے۔

حلال یا حرام قرار دینے کے اسلامی اُصول وضوابط:

حلال یا حرام قرار دینے کے اسلامی اُصول وضوابط دو قسم کے ہیں جو کہ درجہ ذیل ہیں۔

پہلی قسم منصوص حلال و حرام، دوسری قسم مستنبط اصول وضوابط۔

پہلی قسم منصوص حلال وحرام: پہلی قسم وہ جن کا شریعت نے نام لے کر حرام کہا ہے، جیسے خنزیر، مردار، شراب خون اور غیر اللہ کے نام پر ذبح کی گئی جانور وغیرہ۔

دوسری قسم مستنبط اصول وضوابط: دوسری قسم وہ ہے جن کا شریعت نے نام نہیں لیا کہ یہ حرام ہے بلکہ شریعت نے کچھ اُصول وضوابط وضع کیے ہیں جو بھی چیز ان کے تحت آجائے تو حرام کہلائے گی۔ ایسے اصول وضوابط قرآن کی واضح نص کے ساتھ ملا کر سات ہیں۔

خباثت: یعنی کسی چیز کا خبیث ہونا، جس سے طبیعت کو گھن آتی ہو۔ جیسے کیڑے مکوڑے وغیرہ

ضرر: کسی چیز کا نقصان دہ ہونا، مثلاً زہر یا دیگر مضر چیزیں ضرر کی وجہ سے حرام ہیں۔

اسکار: یعنی کسی چیز کا نشہ آور ہونا، مثلاً شراب، اس طرح تمام نشہ آور چیزیں اسی وجہ سے حرام ہیں۔

نجاست: یعنی کسی چیز کا ناپاک ہونا، مثلاً پیشاب وغیرہ نجاست کی وجہ سے حرام ہے۔

احترام انسانیت: انسانی جسم کے کسی بھی جزء کا استعمال انسانی احترام کی وجہ سے حرام ہے۔

سبعیت: کسی جانور یا پرندے کا درندہ ہونا یعنی گوشت خور جانور جو فطری طور پر دوسرے جانور شکار کرتے ہو۔ اس وجہ سے تمام درندے حرام ہیں[2]۔

انسان الماء کا تعارف اور حکم

یہ پانی کا انسان ہمارے جیسے انسان کی مشابہ ہے۔ پانی کے انسان کی دم بھی ہوتی ہے اس کی سفید ڈاڑھی بھی ہے۔ لیث بن سعدؒ[3] سے دریائی انسانوں کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ دریائی انسانوں کو کسی

حالت میں نہیں کھایا جاسکتا ہے[4]۔ابن حزمؒ نے محلی میں اس کو حرام کہا ہے۔ کیونکہ خنزیر اور انسان کا کھانا حرام ہیں اور یہ خنزیر بھی ہے اورا انسان بھی ہے[5]۔احکام القران للجصاص میں بھی اس کو حرام کہا گیا ہے[6]۔

بجو کا تعارف اور حکم

یہ دودھ پلانے والا ایک جانور ہے جو اکثر مقبروں میں پایا جاتا ہے۔اس کی غذا مردے، چوہے اور خرگوش ہیں۔رات کو نکلتا ہے،اس کے بال بہت نرم ہوتے ہیں۔امام شافعیؒ کے نزدیک اس کا کھانا حلال ہے اور دلیل میں یہ حدیث پیش کرتے ہے۔

نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ [7]

نبی کریم ﷺ نے ہر ذی ناب درندہ کو کھانے سے منع فرمایا ہے پس جس جانور کے ناب طاقتور ہو اور اس سے حملہ کرتا ہو اور اپنے ناب سے شکار کرتا ہو تو ناب سے حملہ کرنا حرمت کی دلیل ہے اور یہ علت بجو میں نہیں ہے۔اس طرح ایک اور حدیث ہے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ: لَقِيتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الضَّبُعِ , أَنَأْكُلُهَا؟ قَالَ:نَعَمْ " قُلْتُ: أَصَيْدٌ هِيَ؟ قَالَ: نَعَمْ " قُلْتُ: أَسَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ " نَعَمْ [8]

"عبدالرحمٰن بن ابی اوفیؒ سے مروی ہے کہ میں نے جابرؓ سے بجو کہ بارے میں پوچھا کہ کیا یہ شکار ہے؟انہوں نے کہا ہاں میں نے کہا کہ یہ بات رسول اللہ ﷺ نے فرمائی ہے؟انہوں نے کہا ہاں۔اس طرح صفا مروہ کے پاس ہمیشہ بغیر کسی نکیر کے بجو کا گوشت فروخت ہوتا رہا اور جس صورت میں ذی ناب کے کھانے کی ممانعت ہے وہ اس صورت پر محمول ہے جب وہ جانور ناب سے شکار کرکے غذا حاصل کرتا ہو اور اس کی ایک دلیل خرگوش ہے کہ ذی ناب ہونے کے باوجود حلال ہے کیونکہ اس کے ناب کمزور ہیں جس سے کسی پر حملہ کریں۔امام مالکؒ اس کو مکروہ سمجھتے ہے۔اور مکروہ کی تعریف آپ کے ہاں یہ ہے کہ اس کا کھانے والا گناہگار ہے۔امام ابو حنیفہؒ اس کو حرام کہتے ہے اور آپؒ کا مستدل اس کا ذی ناب ہونا ہے۔اور رسول اللہ نے اس سے منع فرمایا ہے۔اور یہ راجح ہے۔

بندر کا تعارف اور حکم:

بندر ایک مشہور اور بدصورت جانور ہے۔مگر اس کے باوجود اس میں ذہانت پائی جاتی ہے اس وجہ سے بہت سے کام سیکھ لیتا ہے۔یہ ایک بار کئی کئی بچے دیتی ہے۔یہ دوسرے جانوروں کے نسبت انسان سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے۔انسانوں سے مانوس بھی ہوتا ہے۔

بندر کا گوشت حرام ہے اور دلیل یہ حدیث ہے عَنْ عَطَاءٍ فِي الْقِرْدِ يُقْتَلُ فِي الْحَرَمِ[9] "عطاء سے بندر کے بارے میں نقل ہے کہ حرم میں اس کو قتل کیا جائے۔ابن عبد البر نے تمہید میں لکھا ہے کہ بندر کا گوشت اور بیع حرام ہے اس مسئلہ میں کسی کا اختلاف نہیں اور ہم نے کسی کو نہیں دیکھا کہ اس نے بندر کے گوشت کی اجازت دی ہو اور نہ اہل عرب نے اس کا گوشت کھایا ہے[10]۔

امام شعبیؒ سے منقول ہے ،أنه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى عن لحم القرد؛لأنه سبع وهو ممسوخ أيضا فيكون من الخبائث المحرمة[11]

رسول اللہ ﷺ نے بندر کے گوشت کے کھانے سے منع فرمایا۔کیونکہ یہ درندہ ہے اور وہ مسخ کی گئی ہے پس یہ گندے اور حرام چیزوں میں سے ہیں۔

عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ:لَيْسَ الْقِرْدُ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ[12]

مجاہدؒ سے نقل ہے کہ بندر بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ میں سے نہیں ہے۔مالکیہ کے ہاں بندر کی حرمت کے بارے میں چار اقوال ہیں: حرام، مکروہ، مباح، اگر یہ گھاس وغیرہ کھاتا ہوں تو مباح ورنہ حرام ہے[13]۔دمیریؒ نے بھی حرام ہونے کو ترجیح دی ہے۔

بکری کا تعارف اور حکم:

شاۃ، بکری، مذکر اور مونث دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔تمام امت کے نزدیک اس کا گوشت حلال ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

أُحِلَّتْ لَكُم بَهِيمَةُ الأَنْعَامِ[14] تمہارے لئے جانور حلال کر دی گئی ہیں۔اگر کوئی شخص کسی کے لئے وصیت کرے تو یہ وصیت چھوٹی بڑی، صحیح، عیب دار، بھیڑ اور دنبے سب کا شامل ہیں۔اس لئے کہ لفظ شاۃ سب پر صادق آتا ہے۔

بھینس کا تعارف اور حکم

جاموس فارسی زبان کا لفظ ہے لیکن عربی میں کثرت سے استعمال ہونے لگا۔اس کی جمع جوامیس آتی ہے۔یہ انتہائی طاقتور اور قوی الجثہ جانور ہے۔ بھینس گائے کے جنس سے ہے اس لیے حلال ہے۔اس طرح ہدایہ میں ہے- يدخلفيه البقرالجاموس لانه من جنسه[15] قربانی کے بارے میں بھینس گائے کے حکم میں ہے۔ بھینس بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ میں داخل ہے اس لیے حلال ہے۔اور بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ کی قربانی نص سے ثابت ہے۔انعام وہ جانور ہیں جن کو لوگ پالتے ہیں۔امام ابن المنذرؒ کہتے ہے۔وأجمعوا على أن حكم الجواميس حكم البقر[16] "اس بات پر اجماع ہے کہ بھینسوں کا وہی حکم ہے جو گائیوں کا حکم ہے۔

ابن قدامہؒ لکھتے ہے۔لا خلاف فی ھذا نعلم [17] کہ اس مسئلے میں ہمارے علم کے مطابق کوئی اختلاف نہیں یعنی بھینس گائے کی جنس سے ہے۔یہ آیت بھی دلیل ہے۔قال لاَّ أَجِدُ فِي مَا أُوْحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلاَّ أَن يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَّسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنزِيرٍ [18] "آپؐ فرما دیجئے کہ میرے طرف جو وحی بھیجی گئی اس میں تو میں کسی کھانے والے پر ایسی چیز کو جسے وہ کھاتا ہو حرام پاتا سوائے اس کے کہ وہ مردار ہو یا بہتا ہوا خون ہو یا سؤر کا گوشت ہو۔یہ آیت کریمہ اس بات پر دلیل ہے کہ شریعت نے جس چیز کی حرمت بیان نہ کی ہو تو وہ حلال ہے۔

بھیڑ/دُنبہ کا تعارف اور حکم:

یہ بڑے بڑے جانوروں سے نہیں گھبراتی مگر بھیڑیئے کو دیکھ کر ان پر خوف طاری ہوتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ نے ان کی فطرت میں ڈالا ہے۔اس کا کھانا حلال ہے اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔حلت کی دلیل یہ آیت ہے۔ أُحِلَّتْ لَكُم بَهِيمَةُ الأَنْعَامِ "تمہارے لئے چوپائے حلال کر دئے گئے ہیں۔یہ حدیث بھی دلیل ہے ۔أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ضَحُّوا بِالْجَذَعِ مِنَ الضَّأْنِ فَإِنَّهُ جَائِزٌ [19] "یقینا رسو اللہ ﷺ نے فرمایا بھیڑ میں سے جذعہ کی قربانی کرو پس یہ جائز ہے۔

بھیڑیئے کے بچے کا تعارف اور حکم:

یہ بجو کی جفتی سے پیدا ہوتا ہے۔یہ وہ درندہ ہے جس میں بھیڑیئے اور بجو دونوں کی دلیری اور ہمت پائی جاتی ہے۔اس کے رانوں میں گوشت کم ہوتا ہے اور یہ طبعاً لاغر ہوتا ہے۔یہ درندہ ہونے کی وجہ سے حرام ہے۔اگر کوئی حالت احرام میں اس کو مار ڈالے تو اس پر جزا واجب ہے یہ علامہ دمیریؒ کی رائے ہے [20]۔

بلی کا تعارف اور حکم:

اس کا کھانا حرام ہے اور حرمت کی دلیل یہ حدیث ہے۔نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْهِرَّةِ وَأَكْلِ ثَمَنِهَا [21] رسول اللہ ﷺ نے بلی کو کھانے اور اس کی قیمت کو کھانے سے منع فرمایا ہے۔بعض شوافع ان کو حلال کہتے ہیں۔اور دلیل میں یہ حدیث پیش کرتے ہیں۔

إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ، وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهَا [22] "یقیناً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ یہ نجس نہیں ہے بلکہ یہ تمہارے پاس آتی جاتی رہتی ہے۔اور میں نے آپؐ کو دیکھا کہ اس کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرتے۔اس طرح شوافع کہتے ہیں کہ یہ جانور طاہر ہے اور اس سے نفع اٹھایا جا سکتا ہے۔اور اس میں بیع کے تمام شرائط بھی موجود ہیں۔لہذا اس کی بیع جائز ہے۔جیسے گدھے اور خچر کی بیع جائز ہے۔اور حدیث کے مختلف

جوابات ہیں۔اس حدیث میں ہرہ سے مراد جنگلی بلی ہے جس سے نفع حاصل نہیں ہوتی۔دوسرا جواب یہ ہے کہ حدیث میں جو نہی آئی ہے وہ نہی تنزیہی ہے۔اور عبدالبرؒ کہتے ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔لیکن صحیح یہ ہے کہ بلی حرام ہے اور شوافع جس حدیث سے استدلال کرتے ہیں وہ اس سے بلی کے حلت معلوم نہیں ہوتی بلکہ اس مراد بلی کا جھوٹا ہے جس کو آپؐ نے پاک فرمایاہے اس وجہ سے کہ یہ اکثر گھروں میں آتی جاتی ہیں جس کے بچے ہوئی چیز سے بچنا مشکل ہے۔لیکن اس کا گوشت حرام ہے۔

ٹٹو کا تعارف اور حکم:

ٹٹو تر کی گھوڑے کو کہتے ہے۔اس کی جمع برازین آتی ہے۔عربی گھوڑوں کے خلاف اس کے کان لٹکے ہوئے ہوتے ہیں۔علامہ الدمیریؒ کہتے ہے کہ یہ وہ گھوڑے ہیں جس کے والدین عجمی ہوتے ہیں۔ٹٹو کا حکم عام گھوڑوں کی طرح ہے[23]۔

دنیلس کا تعارف اور حکم:

سیپی میں رہنے والا ایک جانور ہے۔امام شافعیؒ کے نزدیک یہ حلال ہے کیونکہ اس کی حرمت پر کوئی دلیل نہیں۔دوسرا یہ کہ سمندر میں رہنے والے وہ تمام جانور جو پانی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے ہوں وہ سب حلال ہیں۔اس آیت کی عموم کی وجہ سے،أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ[24]"تمہارے لئے دریا کی جانور حلال کردی گئی ہیں۔اس طرح حدیث کی عموم میں بھی داخل ہے،قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ، الْحِلُّ مَيْتَتُهُ[25]"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سمندر کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک مچھلی کے سواسب حرام ہیں۔کیونکہ باقی کی تصریح نہیں ہے۔

ریچھ کا تعارف اور حکم:

ریچھ ایک مشہور درندہ ہے اس کا مونث دبہ ہے اور اس کی کنیت ابو جہینہ ہے۔یہ درندوں والے غذا کھاتا ہے اور دوسری مویشیوں کی طرح گھاس وغیرہ بھی کھاتا ہے۔اس کو معتدل موسم پسند ہے۔اس کا کھانا حرام ہے اس لئے کہ یہ ایسا درندہ ہے جو اپنے ناب سے غذا حاصل کرتا ہے۔امام احمدؒ فرماتے کہ اگر اس کے ناب نہ ہوتے تو یہ حلال ہوتا۔بعض فقہاء حنابلہ کا موقف یہ ہے کہ اگر ریچھ کچلی والا جانور ہے اور کچلی سے شکار بھی کرتا ہے تو پھر یہ حرام ہے اور اگر کچلی سے شکار نہیں کرتا تو پھر حلال ہے،اس لئے کہ پھر اس کی حرمت کی کوئی دلیل نہیں رہ جاتی ہے۔اور جس مسئلہ سے شریعت خاموش ہے تو اس میں اصل اباحت ہے۔لکن راجح حرمت ہے[26]۔

زرافہ کا تعارف اور حکم:

اونٹ کی مانند ایک جانور ہے۔ زرافہ کا لغوی معنیٰ جماعت کی ہے اس کو زرافہ اس لئے کہتے ہے کہ اس کے ولادت کا سبب کئی جانور ہوتے ہیں۔ایک خوبصورت جانور ہے اس کی اگلی ٹانگیں لمبی اور پچھلی چھوٹی ہوتی ہیں۔اس کا سر اونٹ کے سر کی طرح اور سینگ گائے کی طرح کھال چیتے کی کھال کی طرح،اس کی دم ہرن کی دم کی مانند ہے۔اس کی طبیعت میں اللہ نے انس اور محبت رکھی ہے۔اس کی ولادت تین جانوروں کے ذریعے ہوتی ہے۔ناقہ وحشیہ، جنگلی اونٹ اور جنگلی گائے۔امام شافعیؒ کے مسلک میں اس کے حلال اور حرام ہونے میں اختلاف ہے۔ایک قول حلال کا ہے کیونکہ اس کی جفتی میں اور پیدائش میں ماکول الحم جانوروں کا بھی مداخلت ہے۔اس وجہ سے اس کو حلال میں شمار کیا ہے۔امام نوویؒ نے شرح مہذب میں نقل کیا ہے کہ اس کے حرام ہونے میں علماء کا اتفاق ہے۔حنابلہ میں ابولخطاب اس کی حرمت کے قائل ہے۔علماء احناف کے نزدیک یہ حلال ہے کیونکہ اصول فقہ میں اس کی حرمت کی کوئی وجہ نہیں ہوسکتی۔۔اس مسئلہ کی تائید اس جزئیہ سے بھی ہوتی ہے کہ زرافہ حالت احرام میں کوئی مار دے تو اس کا فدیہ بکری یا قیمت دیا جائے گا۔اور فدیہ اس جانور کا دیا جاتا ہے جو کھایا جاتا ہو تو معلوم ہوا کہ یہ حلال ہے۔علامہ دمیریؒ کہتے ہے کہ تحریم کی کوئی وجہ ہمارے سمجھ میں نہیں آتی۔حرمت کی کوئی علت اس میں موجود نہیں۔امام نوویؒ نے جو تحریم کا قول کیا ہے شاید اس نے اہل لغت سے یہ سن لیا ہوگا کہ زرافہ درندوں میں سے ہے۔اور پھر حرام ہونے حکم لگایا ہے۔جو جانور گھاس اور دانہ کھاتا ہو تو اس کا کھانا درست ہے۔اور زرافہ کی غذا گھاس کے پتے ہیں۔لہذا دیگر مویشیوں کی طرح اس کا کھانا درست ہے[27]۔

سرطان/کیکڑے کا تعارف اور حکم:

یہ ایک مشہور جانور ہے۔اس کا دسرا نام عقرب الماء پانی کا بچھو ہے۔اس جانور کی پیدائش پانی میں ہوتی ہے لیکن یہ خشکی پر بھی زندگی گذار سکتا ہے۔اس کے ناخن اور پنجے تیز ہوتے ہیں۔اس کا منہ سینہ میں اور آنکھیں شانوں میں ہوتے ہیں۔اس کے آٹھ پیر ہوتے ہیں۔اس کا کھانا درست نہیں اس لئے کہ اس کا کھانا نقصان دہ ہے۔اور یہ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک بھی حرام ہے اس آیت سے استدال کیا جاتا ہے۔وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَآئِثَ [28]"اور ان کے لئے گندی چیزیں حرام کرتے ہیں۔امام صاحب کہتے ہے کہ مینڈک کے سوا سب خبیث ہے۔رسول اللہ ﷺ نے اس دواء سے منع فرمایا جس میں مینڈک اور سرطان کی ملاوٹ ہو[29]۔امام مالکؒ اس کو حلال کہتے ہے۔اور دلیل میں یہ آیت پیش کرتے ہے أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ "تمہارے لئے دریا کا شکار حلال کر دیا گیا ہے۔اس کے علاوہ ان جانوروں میں خون نہیں ہے اور حرمت کی وجہ خون ہے۔تو یہ مچھلی کی مانند ہو گئی۔علماء ہند کے نظر میں اس میں اختلاف ہے علامہ دمیریؒ نے اس کو سمک ہی کی ایک قسم قرار دیا ہے۔اس بنا پر بعض

علماءِ ہنداس کی حلت کے قائل ہے۔ جن میں تھانویؒ بھی داخل ہے انہوں نے امداد الفتاویٰ میں اس کی اجازت دی ہے۔ لیکن بعض علماء نے اسے سمک ماننے سے انکار کیا ہے۔ مفتی تقی عثمانی صاحب کہتے ہے کہ میں نے علم الحیونات کے ماہرین سے اس کی تحقیق کی تو یہ سب اس بات پر متفق نظر آئے کہ جھینگا مچھلی نہیں ہے اور دونوں کے درمیان وہ نسبت ہے جو شیر اور بلی میں ہے۔ مچھلی کی جو تعریف علم الحیونات کی کتابوں میں مرقوم ہے اس کی رو سے جھینگا مچھلی کے مصداق میں داخل نہیں۔ وہ تعریف اس طرح ہے، وہ ریڑھ کی ہڈی والا جانور جو پانی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا اور گلپھڑوں سے سانس لیتا ہو۔ اس میں جھینگا پہلے ہی قید سے خارج ہوتا ہے۔ کیونکہ اس میں ریڑھ کی ہڈی نہیں ہوتی۔ بعض علم حیونات نے اسے کیڑے کی ایک قسم قرار دیا ہے۔ اس کے علاوہ عرف عام میں بھی مچھلی نہیں سمجھا جاتا، کیونکہ اگر کسی کو مچھلی لانے کا حکم کیا جائے اور وہ جھینگا لے آئے تو وہ صحیح تعمیل کرنے والا نہیں سمجھا جاتا۔ ان وجوہ کی بناء پر راجح یہ ہے کہ یہ مچھلی نہیں ہے۔ لہذا اس کا کھانا درست نہیں ہے۔ جہاں تک علامہ دمیریؒ کا تعلق ہے تو وہ علم حیوانات کا ماہر نہیں بلکہ محض ناقل حیوانات ہے۔ اس کے علاوہ جس مسئلہ میں حلت اور حرمت کے ادلہ متعارض ہو تو وہاں جانب حرمت کو ترجیح ہوگی۔ اس لئے اس کے کھانے سے پرہیز کیا جائے[30]۔

سیہی (قنفذ) کا تعارف اور حکم:

یہ ایک خشکی کا جانور ہے اس کی کنیت ابوسفیان، ابوشوک ہیں۔ سیہی سانپوں کو بہت رغبت سے کھاتی ہے۔ اس کو عساعس بھی کہتے ہے رات میں شکار ڈھونڈھنے والے بھیڑئے کو کہتے ہیں۔ امام شافعیؒ اس کو حلال کہتے ہے اور دلیل یہ بتاتے ہے کہ اہل عرب اس کو بہت ذوق سے کھاتے ہیں۔ اس طرح ابن عمرؓ نے اس کو حلال فرمایا ہے۔ جیسا کہ **حدیث** ہے۔عَنْ عِيسَى بْنِ نُمَيْلَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَسُئِلَ عَنْ أَكْلِ الْقُنْفُذِ، فَتَلَا:قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا ، قَالَ شَيْخٌ عِنْدَهُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَبِيثَةٌ مِنَ الْخَبَائِثِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: إِنْ كَانَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا فَهُوَ كَمَا قَالَ[31]

"عیسی بن تمیلہ[32] اپنے باپ سے نقل کرتے ہے کہ میں ابن عمرؓ کے پاس تھا تو آپؓ سے سیہ کے بارے میں کسی نے پوچھا آپؓ نے یہ مذکورہ آیت تلاوت کی۔ ایک آدمی نے کہا جو ان کے پاس تھے کہ میں نے ابوہریرہؓ سے سنا ہے فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے ہاں سیہ کا تذکرہ کیا گیا آپؐ نے فرمایا کہ خبیث ہے خبیث چیزوں میں سے پس ابن عمرؓ نے کہا کہ اگر رسول اللہ نے اس طرح فرمایا ہے تو وہ اس طرح جس طرح آپؐ نے فرمایا

ہے۔امام مالکؒ اپنی کتاب المدونۃ میں لکھتے ہے وَكَانَ مَالِكٌ لَا يَرَى بَأْسًا بِأَكْلِ الْقُنْفُذِ[33]"امام مالکؒ سیہ کے کھانے میں حرج نہیں سمجھتے تھے۔یہی قول کتب مالکیہ میں آیا ہے۔امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے ہاں حرام ہے،اور وہ مذکورہ حدیث اور اس آیت سے دلیل پکڑتے ہے وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَآئِثَ[34]۔اور نبیؐ ان کو گندہ چیزوں کے بارے حرمت بیان کرتے ہیں۔امام شافعیؒ ان کو حلال کہتے ہے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کے قول پر استدلال کرتے ہیں۔لیکن یہ حدیث ضعیف ہے۔راجح قول جمہور کا ہے کیونکہ اب تک کسی نے بھی نہیں کھایا تو خباثت کی وجہ سے اس کے کھانے سے گریز کیا جائے۔

شیر کا تعارف اور حکم:

یہ ایک مشہور جانور ہے، عربی میں اس کو اسد کہتے ہے اس کی جمع اسود، آساد اور اُسد آتی ہے۔جنگلی جانوروں میں طاقتور اور دلیر سمجھا جاتا ہے کسی کی دلیری اور بہادری کی مثال شیر سے ہی دی جاتی ہے۔امام ابوحنیفہؒ،امام شافعیؒ،بلکہ جمہور علماء کے نزدیک شیر کا گوشت حرام ہے۔اور ان کا استدلال اس حدیث سے ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ فَأَكْلُهُ حَرَامٌ[35]

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے درندوں میں جو جانور کچلی والا ہو (یعنی دانت سے شکار پکڑتا ہو تو اس کا کھانا حرام ہے۔دمیریؒ کہتے ہے کہ شوافع کے رائے میں ذی ناب سے مراد وہ جانور ہے جو اپنی کچلی کے دانتوں سے قوت پاکر شکار کرتے ہو۔ابو اسحاق المروزی[36] کہتے ہے کہ جن جانوروں کی زندگی کا انحصار کچلی کی دانتوں پر ہو ان کو ذی ناب کہیں گے اور یہ حرمت کی دلیل ہے۔امام ابو حنیفہؒ کے ہاں ذی ناب وہ جانور ہیں جو اپنے کچلی کے دانتوں سے شکار کرتے ہو اور ابتداءً حملہ نہ کرتے ہوں۔فقہاء نے یہ کل تین علتیں ذکر کی ہیں۔ان علتوں میں عام علت امام اعظم ابوحنیفہؒ کی ہے متوسط علت امام شافعیؒ کی اور خاص علت ابو اسحاق المروزی کی ہے[37]۔امام مالکؒ کا مذہب یہ ہے کہ وہ ہر کچلی جانور کو مکروہ کہتے ہے حرام نہیں کہتے ہے آپؒ نے اس آیت سے استدلال کیا ہے قل لاأَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ[38]"آپ کہہ دیجئے کہ جو احکام وحی کے ذریعے میرے پاس آئے ہیں ان میں تو میں کوئی حرام غذا نہیں پاتا کسی کھانے والے کے لئے جو اس کو کھائے مگر یہ کہ وہ مردار جانور ہو یا یہ کہ بہتا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو کیونکہ وہ ناپاک ہے۔امام مالکؒ کی دلیل کا جواب یہ ہے کہ آیت میں صرف اس بات کی خبر ہے کہ اس وقت آیت میں مذکورہ چیزوں کے علاوہ اور دیگر چیزیں حرام نہیں تھے پھر وحی رسول ﷺ کے بعد معلوم ہوا کہ ہر کچلی والا درندہ حرام ہے۔اس لئے حدیث پر عمل کرنا ضروری ہو گیا[39]۔

اُونٹ کا تعارف اور حکم:

یہ بھی ایک مشہور جانور ہے بھاری بوجھ اُٹھا کر بے تکلف دور دور لے جاتا ہے، اس کے پشت پر اتنی وسعت ہے کہ اس پر سوار مع ساز و سامان آسانی سے سوار ہو سکتا ہے۔اُونٹ کا گوشت نص اور اجماع کی وجہسے حلال ہے۔أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ "تمہارے لئے چوپائے حلال کر دیئے گئے۔آپؑ سے پہلے یعقوب علیہ السلام نے اپنے لئے اونٹ کا گوشت اور اس کا دودھ حرام کر دیا تھا۔آپ کو عرق النساء کی شکایت پیدا ہوئی تھی۔معلوم ہوا کہ اس کا گوشت اور دودھ نقصان دہ ہے تو اس نے اس کا کھانا پینا بند کر دیا تھا[40]۔

جنین کا تعارف اور حکم:

مذبوحہ جانور کے بطن سے جو بچہ نکلے اس کو جنین کہتے ہے۔امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک جانور کے بطن سے نکلنے والا بچہ اگر مردہ ہے تو اس کا کھانا حلال ہے ان کی دلیل یہ آیت ہے أُحِلَّتْ لَكُم بَهِيمَةُ الأَنْعَامِ "تمہارے لیے چوپائے حلال کر دیئے گئے ہیں۔اس طرح یہ حدیث بھی دلیل ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:ذَكَاةُ الْجَنِينِ ذَكَاةُ أُمِّهِ[41]

جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا جنین کی پاکیزگی وحلت اس کی ماں کی پاکیزگی وحلت کا سبب ہے۔یعنی جنین کی حلت اس کی ماں کے تابع ہے اور اس کے قائم مقام ہے۔اگر کوئی اعتراض کرے کہ آپؐ کا مقصد تشبیہ بیان کرنا تھا اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جنین کا ذبح ماں کا ذبح ہے اس لئے کہ ذکاۃ جنین مقدم ہے ذکاۃ ام پر، اگر نبیؐ کا منشا نیابت ذکاۃ بیان کرنا ہوتا تو نبی کریمؐ ذکاۃ ام کو مقدم فرماتے ذکاۃ جنین پر۔ماوردی نے اس اعتراض کے تین جواب دیے ہیں۔لفظ جنین کا اطلاق صرف اس وقت ہوتا ہے جب بچہ ماں کی رحم میں ہو اس جدا ہونے پر یہ نام ختم ہوتا ہے۔تو معلوم ہوا کہ حدیث میں نبیؐ کا مقصد نیابت بیان کرنا ہے نہ کہ تشبیہ۔دوسرا جواب یہ ہے کہ اگر آپ کا مقصد تشبیہ بیان کرنا ہے تو ام اور غیر ام سب برابر ہے ام کے ساتھ تشبیہ خاص کرنا اس کا کوئی فائدہ نہیں۔تیسرا جواب یہ ہے کہ اگر آپؐ کا مقصد تشبیہ بیان کرنا ہوتا تو آپ لفظ ذکاۃ ام کو نصب دیتے اور حرف تشبیہ کو حذف کرتے۔یہ حدیث دو طرح نقل ہے اور دونوں میں نصب کے بجائے رفع ہے۔یہ اس کی دلیل ہے کہ نبیؐ کا مقصد نیابت ہے تشبیہ نہیں اور جس روایت میں نصب سے آیا ہے وہ ضعیف ہے۔تیسرا عقلی دلیل، اگر جنین کو ماں کے تابع ہو کر حلال تسلیم نہیں کرتے تو ظہور حمل کے بعد ماں کو ذبح کرنا حلال نہ ہونا چاہیے، جیسا کہ حاملہ عورت کو نہ قصاص میں قتل کیا جا سکتا ہے اور نہ حد جاری کر سکتے ہیں۔تو معلوم ہوا کہ جنین ماں کے تابع ہو کر حلال ہو گا اور اس کا کھانا جائز ہو گا۔امام ابو حنیفہؒ اس کو حرام کہتے ہے اور کلام پاک کہ اس آیت سے استدلال پیش کرتے ہیں۔حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالْدَّمُ "تم

پر مردار اور خون حرام کر دی گئے ہیں۔اس طرح اس حدیث سے بھی دلیل پکڑتے ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللہُ عَنْهُمَا قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:حَلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ وَدَمَانِ, الْمَيْتَتَانِ الْحُوتُ وَالْجَرَادُ, وَالدَّمَانِ, الْكَبِدُ وَالطِّحَالُ[42]

"ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ ہمارے لیے دو مردار اور دو خون حلال کر دیئے گئے ہیں ہر چہ مردار وہ مچھلی اور ٹڈی ہیں اور دو خون جگر اور تلی۔لہذا یہ تیسرا مردار اپنی طرف سے کیوں حلال کرتے ہیں۔

حوت الحیض کا تعارف اور حکم:

مچھلی کا ایک قسم ہے۔اس کا حکم دیگر مچھلیوں کا ہے۔مچھلی کے خون کے بارے میں دو رائے ہیں۔ایک یہ کہ یہ تمام خونوں کی طرح پاک ہے دوسرا قول یہ ہے کہ مچھلی کا خون پاک ہے کیونکہ یہ خشک ہونے کے بعد سفید ہو جاتا ہے بر خلاف دیگر خونوں کے کہ وہ خشک ہونے کے بعد کالے ہو جاتے ہیں[43]۔

حمار قبان کا حکم:

یہ ایک چھوٹا سا دابہ ہے یہ جانور اپنے اندر پائے جانے والے خبث کی وجہ سے حرام ہے[44]۔

خرگوش کا تعارف اور حکم:

تمام علماء کے نزدیک خرگوش کا گوشت حلال ہے اور دلیل یہ حدیث ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ:أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا وَنَحْنُ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَى القَوْمُ فَلَغِبُوا،فَأَخَذْتُهَا فَجِئْتُ بِهَا إِلَى أَبِي طَلْحَةَ، فَذَبَحَهَا فَبَعَثَ بِوَرِكَيْهَا أَوْ قَالَ: بِفَخِذَيْهَا الَى النَّبِيِّ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِلَهَ[45]

"انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک دن ہم نے مقام مر الظہرا[46] میں ایک خرگوش کا تعاقب کیا میں نے دوڑ کر اس کو پکڑ لیا۔پھر اس کو ابو طلحہؓ کے پاس لایا آپ نے اس کو ذبح کیا اور اس کا ایک سرین اور دونوں رانیں رسول ﷺ کے پاس بھیجیں۔آپؐ نے اسے قبول کیا۔

ایک روایت کے مطابق مکروہ ہے جس کی روایت ابن عمرؓ اور ابی لیلیٰ نے روایت کی ہے۔ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے خرگوش کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے فرمایا کہ وہ حلال ہے۔جن علماء نے اس کو مکروہ کہا ہے ان کی دلیل یہ حدیث ہے۔

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَقُولُ فِي الْأَرْنَبِ؟ قَالَ:لَا آكُلُهُ، وَلَا أُحَرِّمُهُ، قُلْتُ: فَإِنِّي آكُلُ مِمَّا لَمْ تُحَرِّمْ، وَلِمَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ:نُبِّئْتُ أَنَّهَا تَدْمَى[47]

"جبان بن جزء کہتے ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ خرگوش کے بارے میں کیا کہتے ہے آپ نے کہا میں نہ تو اسے کھاتا ہوا اور نہ حرام کہتا ہو پھر میں نے وجہ پوچھی آپؐ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ اسے خون آتا ہے۔ لیکن اس حدیث کو علماء نے ضعیف کہا ہے اور ترمذی نے بھی اس کو ضعیف بتایا ہے۔

دریائی خرگوش کا تعارف اور حکم:

اس کا گوشت زہریلا ہوتا ہے اس لیے فقہاء نے اس کا گوشت حرام قرار دیا ہے یہ جانور فقہاء کے اس قاعدے سے مستثنیٰ ہے.

خلاصہ بحث:

اس تحقیقی مقالہ میں جانوروں کے حل حرمت کے ضوابط بیان ہوئے ہیں جس کی وجہ سے جانور حرام اور حلال کردی گئی ہیں۔ مثلا خباثت، سبعیت ضرر، نجاست، احترام انسانیت وغیرہ۔ جن جانوروں پر بحث ہوئی ہیں ان میں انسان الماء، بجو، بندر۔ بھیڑ بلی، ریچھ، قنفذ، سرطان، شیر اونٹ، جنین، خرگوش، خنزیر، فہد، خچر، اور گھوڑا شامل ہیں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

[1]: سورۃ الانعام: 119:6

:Surat al-In'am: 6:119

[2]: مجلہ، جہات الاسلام، جلد 11 (جولائی، دسمبر 2017ء شمارہ 1

: Magazine, Jahat al-Islam, Volume 11 (July, December 2017, Issue 1)

[3]: لیث بن سعدؒ (م: 165ھ) ان کی کنیت "اباالحارث" تھی۔ خلیفہ ولید بن عبدالملک کے زمانہ میں ان کی ولادت ہوئی۔ نہایت مہمان نواز اور سخی تھے، ضیافت میں ان کا نام مشہور ہے، بروز جمعہ 165ھ کو ان کا انتقال ہوا۔ دار الفکر، ج: 7، ص: 517

: Layth bin Saad (165 AH) His surname was "Abal Al-Harith". He was born in the time of Khalifa Waleed bin Abdul Malik. He was very hospitable and generous, his name is famous in the banquet. He died on Friday 165 AH. Dar al-Fikr, vol.7, p.517

[4]: الدمیریؒ، حیات الحیوان، ج: 1 ص: 75

: Al-Dumiri, Hayat al-Haiwan, Vol.: 1 p.: 75

[5]: ابن حزم، الاندلسی، (م: 456ھ) المحلی بالآثار، باب اکل مایسکن جوف الماء، ج: 6، ص: 60، مکتبہ دار الفکر، بیروت، سن ندراد

: Ibn Hazm, Al-Andalusi, (A.H. 456) Al-Mahli-e-Bal-Atar, Muktaba Dar al-Fikr

[6]: الجصاص، ابو بکر، (م: 370ھ) احکام القرآن، باب تحریم ماأھل لغیر اللہ، ج: 1، ص: 154، مکتبہ احیاء التراث، 1405ھ/1985ء

Al-Jasas, Abu Bakr, (370 AH) Ahkam al-Qur'an, Chapter Tahirim Mahuhl Laghirullah, Maktaba Dar Ahya al-Tarath, 1405 AH/1985 AD Volume: 1, Page: 154

[7]: امام مسلم، صحیح مسلم، ج: 3، ص: 1533، باب تحریم أکل ذی ناب من السباع، رقم: 12

: Imam Muslim, Sahih Muslim,Volume: 3, p.1533,Bab:Tahreem akala ze nab minalsiba:No:12

[8]: البیھقی، (م: 458ھ) احمد بن الحسین بن علی بن موسیٰ ابو بکر، ج: 5، ص: 298، باب فدیۃ الضبع، رقم: 7872، دار الکتب العلمیہ، سن 1424ھ/2003ء

: Al-Bayhaqi, (A.H. 458) Ahmad bin Al-Hussain bin Ali bin Musa Abu Bakr, Vol:5,p:298,Bab: Fidyatulzibe:No:7872,Dar-e-Kitab Al-Ulamiya, 1424 AH/2003

[9]: الصنعانی (211ھ) عبدالرزاق بن ھمام بن نافع الحمیری، المصنف، المجلس العلمی، سن 1403ھ/1983ء ج: 4، ص: 529، باب الثعلب والقرد، رقم: 8748

: Al-Sanaani (211 AH) Abdul Razzaq Bin Hammam Bin Nafi Al-Hamiri, Al-Musnaf, Al-Majlis Al-Ilami, 1403 AH/1983, vol:4,p:529,Chapter: alsulab walqardh, No;8748

[10]: بدرالدین، العینی (م: 855ھ)، ابو احمد بن محمود بن موسیٰ بن احمد، البنایۃ شرح الہدایہ، ج: 11، ص: 584، مکتبہ دار الکتب

العلمیہ،1420ھ،2000ء

: Badr al-Din, Al-Aini (855 AH), Abu Ahmad bin Mahmud bin Musa bin Ahmad, Al-Bana Ya Sharh al-Hidaya, Vol.: 11, p:584, Maktaba Darul kutabul Ilmiaya,1420 AH,2000 AD.

[11]: ابن ابی شیبہ،(297ھ)ابو بکر بن عبداللہ بن ابراھیم بن عثمان العبسی،مصنف ابن ابی شیبہ،باب فی لحم القرد،مکتبۃ الرشد،1409ھ،ج:5،ص:144،رقم:245558

: Ibn Abi Shiba, (297 AH) Abu Bakr bin Abdullah bin Ibrahim bin Uthman al-Absi, Musasif Ibn Abi Shaiba, Chapter : fi lahmulqardh,vol:5,p: 144, No: 245558,Maktab al-Rashid, 1409 AH

[12]:ابن عبدالبر(م:463ھ)التمہید لمافی الموطا من المعانی والاسانید،ج1،ص157،باب الحدیث الاول

: Ibn Abd al-Barr (463 AH) al-Tamhid lima fi al-muta from al-ma'ani wa al-asanid, vol. 1, p.157, chapter: Al-hadith Ul awal

[13]:حاشیۃ الدسوقی،ج:2،ص:117

: Hashiyat al-Dusuqi, Volume: 2, Page: 117

[14]: سورۃ المائدہ:5: 1

: Surah Al-Maida: 5: 1

[15]:المرغینانی، علی بن ابی بکر بن عبدالجلیل الفرغانی(593ھ)الھدایۃ فی شرح بدایۃ المبتدی، باب علی من تجب الاضحیۃ ،ج4،ص359,مکتبہ داراحیاء التراث،سن ندارد

:Al-Morghinani, Ali bin Abi Bakr bin Abdul Jalil al-Farghani (593 AH) Al-Hadaiyat fi Sharh Badayat al-Mubatdi, , vol. 4, p. 359, Muktaba Dar Ahya al-Tarath

[16]:ابن المنذر، محمد بن ابراھیم بن المنذر النیسابوری،ابو بکر،الاجماع لابن المنذر، مکتبہ دارالمسلم للنشر والتوزیع،1425ھ،2004ء،ج1،ص45،باب کتاب الزکوٰۃ

: Ibn al-Manzar, Muhammad bin Ibrahim bin al-Nisaburi, Abu Bakr, Al-Ijmaa Ibnul Manzar, Chapter Kitab al-Zakat, , vol. 1, p. 45,Maktabadar al-Muslim:1425 AH, 2004 AD.

[17]:ابن قدامہ، موفق الدین عبداللہ بن احمد بن محمد بن قدامہ المقدسی(620ھ)المغنی لابن قدامہ،ج2،ص44،باب فی بقر الوحش ھل فیھا زکوٰۃ :

: Ibn Qudama, Mufaq al-Din Abdullah bin Ahmad bin Muhammad bin Qudama, Al-Maqdisi (620 AH) Al-Mughni Laban Ibn Qudama, chapter: Fi baqaralwahsh hul fiha zakatVol:2,p: 44

[18]:سورہ الانعام:6:145

: Surah Al-In'am:6: 145

[19]:مسند احمد، ج4:، ص:632، باب حدیث اُم بلال۔ رقم:27072

: Musnad Ahmad, Volume: 4, Page 632, Chapter Hadith Umm –e-Bilal No: 27072

[20]:الدمیریؒ،حیات الحیوان۔ج:2،ص:29

: Al-Damiri, Hayat al-Haiwan. Volume: 2, page: 29

[21]:السنن الکبریٰ للبیہقی، ج9، ص532، باب: مایحرم من جہۃ مالاتاکل العرب، رقم:19372

: Al-Sunan Al-Kubrah Al-Baihqi, Chapter: Ma Yuhrrimu Min Jihhatu Mala Ta'kul Al-Arab, Volume 9, Page 532, Number: 19372

[22]:سنن ابی داود، ج1، ص20، باب سؤر الھرہ، رقم:76

: Sunan Abi Dawud, Volume 1, Page 20, Chapter Surah Al-Hira, Number: 76

[23]:الدمیریؒ،حیات الحیوان، ج:1، ص:186

: Al-Dumiri, Hayat al-Haiwan, vol.1, p.186

[24]:سورۃ المائدہ:5:96

:Surah Al-Maida:5: 96

[25] :الشافعی، محمد بن ادریس(204ھ)المسند الشافعی، ج1، ص7، باب ما خرج من کتاب الوضوء دار الکتب العلمیہ،1400ھ/1980

: Al-Shafi'i, Muhammad bin Idrees (204 AH) Al-Musnad Al-Shafi'i, Vol. 1, p. 7, Chapter: Ma Kharj Min Kitab al-Wudhu, Dar Kitab Al-Ilmiya, 1400 AH/1980.

26:المغنی لابن قدامہ، باب الاختلاف فی اکل الدب [26] ج9، ص409

: Al-Mughni Laban Ibn Qudama, Chapter Al-ikhil fi Akl al-Dab, Vol. 9, p. 409

[27]:الدمیریؒ حیات الحیوان، ج:1، ص:571

:Al-Damiri, Hayat Al-Haiwan, vol. 1, p. 571

[28]:سورۃ الاعراف:7:157

: Surah Al-A'raf: 7:157

[29]:الھدایہ فی شرح بدایۃ المبتدی، ج:4، ص:353

: Al-Hadayah fi Sharh Badayat al-Mubatdi, Volume: 4, p.: 353

[30]: جدید معاملات کی شرعی احکام، مفتی احسان الحق شائق، ج3، ص36، مکتبہ دارالاشاعت کراچی، سن اشاعت 2007ء

: Jadeed Mamilat ki Shari ahkam, Mufti Ehsanul Haq Shaiq, Vol. 3, p. 36, Maktaba Darul-e-Sha'at, Karachi, published in 2007.

[31]: السنن الکبریٰ للبیہقی، ج9، ص547، باب ماروی فی القنفذ وحشرات، رقم: 19431

: Al-Sunan al-Kubrah Lil Bayhaqi, Vol. 9, p. 547, Chapter MaRavi fi al-Qunfudh wal Hashrat, No: 19431

[32]: عیسیٰ بن تمیلیہ مشہور فقیہ اور راوی ہے، حافظ ابن حجرؒ عسقلانی نے اس کو ضعفاء میں شمار کیا ہے، اور امام واقدی نے بھی اس کو ضعفاء میں شمار کیا ہے۔الجر حو التعدیل لابنِ حاتم" ج:7، ص:144

Essa Ibn Tamilya RA is a famous jurist and narrator, Hafiz Ibn Hajar al-Asqalani has counted : also . ضعفاء , and Imam Waqdi has counted him among theضعفاءhim among the

[33]: امام مالک(179ھ) انس بن مالک عامر الاصبحی، المدنی، المدونہ، سن، 1415ھ/1993ء، ج:1، ص:450

: Imam Malik (179 AH) Anas bin Malik Amir al-Asabhi, al-Madani, al-Maduna,1415 AH/1993 AD, vol:1, p:450

[34]: سورۃ الاعراف: 157:7

:Surah Al-A'raf: 7:157

[35]: صحیح مسلم، ج3، ص:1534، باب تحریم أکل کل ذی ناب من السباع رقم لحدیث:12

: Imam Muslim, Sahih Muslim,Volume: 3, p.1533,chapter:Tahreem akala ze nab minalsiba:No:12

[36]: ابواسحاق مروزیؒ:(م:241ھ) ان کا پورا نام ابراہیم بن عبداللہ بن احمد الخلال المروزی تھا۔ یہ کبار تابعین میں سے ہے۔ حافظ ابنِ حجر اور علامہ ذہبی نے "صدوق" قرار دیا ہے۔

رواۃ التہذیبین، ج،:3، ص:269

: Abu Ishaq Maruzi: (241 AH) His full name was Ibrahim bin Abdullah bin Ahmad al-Khilal al-Maruzi. He is also count in the list of Tabieen. Rawat al-Tahdhibeen, Vol.: 3, p.: 269

[37]: الدمیریؒ، حیات الحیوان، ج1، ص:20

: Al-Damiri, Hayat al-Haiwan, Vol. 1, p. 20

[38]: سورۃ المائدہ: 1:5

: Surah Al-Maida: 5:1

[39]:الدمیریؒ، حیات الحیوان، ج1، ص:33

Al-Damiri, Hayat Al-Haiwan, Vol. 1, p. 33

[40]:سنن ابی داود، ج3، ص103، باب ماجاء فی ذکاۃ الجنین، رقم:2828

: Sunan Abi Dawud, Chapter Maja' on Zakat al-Junain, Vol. 3, p. 103, Number: 2828

[41]: الماوردی، ابوالحسن، (450ھ) الحاوی الکبیر فی فقہ الشافعی وھو شرح مختصر المزنی، ج15، ص:149، مکتبہ دارالکتب العلمیہ، 1419ھ/1999ء

: Al-Mawardi, Abul Hasan, (A.H. 450) Al-Hawi al-Kabeer fi Fiqh al-Shafi'i wa huwa 1419 AH/1999 AD. Maktabah Darul kutab Al Ilmiaya: 149, mukhtasar - al-Muzni, Vol. 15, p:

[42]: صحیح البخاری، محمد بن اسمعیل، امام بخاری، ج3، ص96، باب قبول ھدیۃ الصید، رقم:2572

: Sahih Ul Bukhari ,Muhammad bin Ismail,Imam Bukhari, chapter: Qabol hidyatul sayed,Vol. 3, p. 96, , Number: 2572

[43]:سنن ابن ماجہ، ج2، ص1080، باب الأرنب، رقم:3245

: Sunan Ibn Majah, Chapter: Al-Aranib Volume 2, Page 1080, , No: 3245

[44]:الدمیریؒ حیات الحیوان، ج1، ص:45

: Al-Dumiri, Hayat al-Haiwan, vol. 1, p. 45

[45] :الدمیریؒ حیات الحیوان، ج2، ص:515

: Al-Dumiri, Hayat al-Haiwan, vol. 2, p. 515

[46]:مرالظہران مکہ کے قریب ایک وادی کا نام ہے۔"مر" ایک گاؤں کا نام ہے اسی وجہ سے یہ وادی اس کی طرف منسوب ہے۔یہ ایک سرسبز وشاداب مقام جہاں مختلف قسم کے چشمے موجود ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ نے مرالظہران کے مقام پر طوافِ وداع کو ختم کیا تھا۔ "الروض المطار فی اخبار الاقطار، ابوعبداللہ الحمیری کی کتاب ج1:ص:53

: Mural-Zahran near Makkah, there is a valley called "Mur" is the name of a village, that's why this valley is attributed to him. It is fertileand greenary place with a bundle of springs. 53: p. 1 "Al-Rawz al-Mutar fi Akhbar al-AQthar, Abu Abdullah al-Hamiri:vol:1,p:53

47:سنن ابن ماجہ:3245

3245:: Sunan Ibn Maja